ISSN: 2278-5302

جلد:15، شمارہ:2، اپریل تا جون 2020ء/رجب المرجب تا رمضان المبارک 1441ھ

مطالعات

ایک علمی، فکری اور ادبی سہ ماہی رسالہ

55

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی

Scanned with CamScanner

اسلام میں صوفیانہ فکر: عہد بہ عہد ارتقا کا جائزہ

ذیشان سارہ*

تصوف کا موضوع ابتدائی دور سے ہی صوفیا اور اہل علم و دانش کے یہاں بحث کا موضوع بنا رہا ہے۔ جہاں متعدد اہل علم نے اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور اسے اسلام کا ایک لازمی جزء بتاتے ہوئے روح کی غذا اور اخلاقی تربیت کے لیے اہم عنصر قرار دیا ہے، وہیں کچھ اہل علم و فکر نے بعد کے ادوار میں تصوف میں در آنے والے دیگر ادیان کے اثرات و نظریات کے پیش نظر اس پر تنقیدیں کی ہیں، جب کہ بعض اہل علم کے نزدیک وہ یکسر غیر اسلامی قرار پایا ہے؛ کیوں ان کے مطابق قرآن وحدیث میں 'تصوف' کی بابت کوئی تعلیمات نہیں ملتیں۔

لیکن اگر تصوف کی تعلیمات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلی جائزہ لیا جائے تو بہ آسانی یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ تصوف کچھ اور نہیں بل کہ وہی تعلیمات 'تزکیہ' ہیں، جو قرآن مجید میں ملتی ہیں، اور عبادت کو معراج بندگی پر لے جانے والا وہی طریقہ 'احسان' ہے، جس کا ذکر نبی محترم ﷺ کی احادیث شریفہ اور عملی زندگی میں ملتا ہے۔ ان ہی تعلیمات نے گزرتے وقت کے ساتھ ایک باضابطہ علم اور ایک فن کی شکل اختیار کرلی، اور 'تصوف' کا سانچہ وجود میں آ گیا۔ یہ اسی طرح ہوا جیسے 'فقہ اسلامی' عہد نبوی ﷺ سے موجود ہے، لیکن اس وقت وہ موجودہ شکل وصورت میں ایک علم کی مانند نہیں تھا، بل کہ بتدریج اس نے فنی شکل اختیار کی۔

تصوف کا مفہوم اور تعریف

لفظ 'تصوف' کی اصل کے بارے میں اہل علم کے مختلف اقوال و آرا ملتی ہیں۔ بعض لوگوں کے نزدیک لفظ صوفی 'اصحاب صفہ' سے ماخوذ ہے، لیکن شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے مطابق معنوی اعتبار سے تو لفظ 'صفہ'

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

Scanned with CamScanner